اخبار اقبالیات

مرتبہ: ڈاکٹر وحید عشرت

☆ - ۲۱ ویں صدی میں ڈاکٹر محمد اقبال کی معنویت ---
ماریشس میں بین الاقوامی کانفرنس -۶،۷ ستمبر ۱۹۹۹ء

☆ - **وفیات**

ڈاکٹر ابوسعید نورالدین
پروفیسر محمد منور
ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی
طاہر شادانی

۲۱ ویں صدی میں ڈاکٹر محمد اقبال کی معنویت

بین الاقوامی کانفرنس - ماریشس - ۶، ۷ستمبر ۱۹۹۹ء

''۲۱ ویں صدی میں ڈاکٹر محمد اقبال کی معنویت'' کے عنوان سے ماریشس میں اسلامک کلچر سنٹر (وزارت فنون و ثقافت ماریشس) کے زیر اہتمام بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ کے ایڈیٹوریم میں تقریبات منعقد ہوئیں - اسلامک کلچر سنٹر کے ڈائریکٹر احمد رحمت علی نے اپنے افتتاحیہ کلمات میں کہا کہ علامہ اقبال پہلودار شخصیت کے مالک ہیں ان کا پیغام پوری نوع انسانی کے لیے ہے علامہ اقبال اکیسویں صدی میں ہمارے رہنما ہیں ، اقبال دیدہ بینائے قوم ہیں - اسلامک کلچر سنٹر کے چیئرمین محمد واحد نے حاضرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم یہاں برصغیر کے عظیم شاعر اور مفکر کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں - دنیا کی تقریباً تمام بڑی زبانوں میں ان کی کتب کا ترجمہ ہو چکا ہے اور ان کی فکر اور شاعری پر تحقیق ہو رہی ہے -

احمد رحمت علی نے ماریشس کے وزیر تعلیم جناب دریس پی نے کانفرنس کے شرکاء کو خطاب کی دعوت دی ، ماریشس کے وزیر تعلیم نے کہا عشق ایک ایسی سچائی ہے جو انسان کو حقیقت تک لے جاتی ہے- اقبال نے زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی دی اور دنیائے علم وفن میں انقلاب برپا کیا -

ماریشس کے وزیر ثقافت جناب ساں مان کن نے اسلامک کلچرل سنٹر کو علامہ اقبال کے افکار پر بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد دی انہوں نے کہ اقبال کی شاعری کے ذریعے زندگی کے معیاروں کو دوبارہ پرکھا جانا چاہیے اقبال محض جذبات کے نہیں عمل کے شاعر ہیں - انہوں نے پوری دنیا کے انسانوں کو آزادی حریت اور عمل کی دعوت دی اقبال کا کہنا ہے کہ انسان اپنی شخصیت کو مضبوط بنائے اپنے کردار کو انفعالی کی بجائے فاعلی بنائے تو خدا اس کی تقدیر سازی میں خود اس سے پوچھے گا کہ تری رضا کیا ہے - ماریشس کے وزیر روزگار جناب

عبدالرزاق پیرو نے کہا کہ میں بچپن میں اقبال کی دعا ''یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے'' پڑھا کرتا تھا پھر میں نے شکوہ اور جواب شکوہ پڑھا - اقبال نے مسلمانوں کو روشن مستقبل کی نوید دی - آج کے دور میں بھی اقبال کا خیال اور ان کا فلسفہ ہماری زندگی کی راہوں میں روشن چراغ ہے-

صدر جمہوریہ ماریشس عزت مآب جناب قاسم یوتم نے اپنے خطاب میں مقامی مصنف جناب ممتاز امرت کی لکھی ہوئی کتاب *History of the Muslims in Mauritius* کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ نیشنل اردو انسٹی ٹیوٹ ماریشس نے اردو کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے- انہوں نے اقبال سرکل کی کوششوں کو بھی سراہا - انہوں نے اس بات پر افسوس کیا کہ آج چالیس سال گزرنے کے باوجود یہاں اقبال کی تعلیمات کو خاطر خواہ فروغ نہیں دیا جا سکا - انہوں ے اسلامک کلچرل سنٹر کی اس کانفرنس کو سراہا اور توقع ظاہر کی کہ اقبالیات کے فروغ میں یہ مدد گار ثابت ہو گی - انہوں نے کہا میری نظر میں اقبال ایک عالمگیر شاعر ہیں - ان کی شاعری میں بھی کئی ادوار پائے جاتے ہیں وہ ایک انقلابی شاعر ہیں انہوں نے اہل مشرق کو دعوت عمل دی -

کانفرنس کے اس افتتاحی اجلاس کے اختتام پر اقبال پر ایک یادگار رسالے کی رسم اجرا وزیر فنون و ثقافت جناب سان مان کن کے ہاتھوں انجام پائی -

پہلی نشست

صدارت اسلامک کلچرل سنٹر کے جناب محمد واحد نے کی -کلیدی خطبہ آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ کے ڈاکٹر یحییٰ میشو نے دیا - جو فرانسیسی زبان میں تھا - جس کا عنوان تھا - Mohammad Iqbal- Quelle pensee musalmane pour le xxi eme siecle? انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آنے والی صدی مذہبی خیالات کی صدی ہو گی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ خون ریزی کی صدی ہو گی-

بہ ایں ہمہ کوئی چاہے کچھ بھی سوچے ، یہ بات تو طے ہے کہ اس سر زمین پر انسانی زندگی کو ہر طرف سے اور ہر طرح سے خطرہ ہے - اقبال کی وفات کے بعد بہت سی اسلامی مملکتوں کو آزادی ملی اور ان کی حالت بدل گئی -لیکن امت مسلمہ میں آج بھی اتفاق اور اتحاد قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے- افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں میں علمی اور اخلاقی لحاظ سے کافی انتشار ہے -لیکن آج کل اس بات کی آسانی ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں الگ الگ ملکوں میں الگ الگ زبانوں میں ایسے ممتاز دانشوران اسلام موجود ہیں کہ جن کی وجہ سے اسلام کے علوم و

فنون سے بہرہ مند ہونے کے کئی دروازے کھلے ہیں ، جب کہ اقبال کے زمانے میں ایسا نہیں تھا ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اقبال کے خیالات اسلامی فلسفے سے منور ہیں ۔ وہ بڑے حساس شاعر تھے علامہ اقبال نہ صرف ایک شاعر تھے بلکہ امت مسلمہ کے بڑے لیڈر بھی تھے ۔ انہوں نے شاعری اور نثر دونوں کے ذریعے ساری دنیا کو خودی کا پیغام دیا ۔ ان کے انداز بیان کی شدت کی وجہ سے علامہ اقبال آج بھی اور کل بھی،اور ہر دور کے شاعر ہیں ۔ ان کا کھلا دماغ ، ان کی وسیع النظری بے مثال ہے جس کی وجہ سے ان کا پیغام عالمگیر ہو گیا ہے ۔ ۲۱ ویں صدی کے اسلام کے لیے اقبال کی شخصیت بڑی اہمیت رکھتی ہے ۔ اقبال کے مطالعے کے ذریعے یہ بات ممکن ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد ہو سکے ۔

دوسری نشست

کانفرنس کی دوسری نشست کی صدارت جناب احمد قاسم ہیرا نے کی جو مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ میں مشرقی زبانوں کے شعبے کے سربراہ ہیں ۔

نشست کے آغاز میں اقبال پر کلیدی خطبہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اقبال بڑی پہلودار اور جامع شخصیت کے مالک ہیں ۔

جناب احمد قاسم ہیرا نے ڈاکٹر شیلاماک ڈونا کو مقالہ پڑھنے کی دعوت دی ۔ ڈاکٹر شیلاماک ڈونا نے اپنا مقالہ انگریزی میں پڑھا ۔

Law and freedom in the thought of Iqbal

علامہ کے خطبات *Reconstruction of Religious Thought in Islam* کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر ماک ڈونا نے کہا کہ اب اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم پرانے خیالات کو چھوڑ کر نئی روشنی کو اپنائیں ۔ اقبال نے کہا کہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے حال کو ماضی کے روشنی میں دیکھیں اور مستقبل کی راہ تلاش کریں۔ اقبال نے یہ بھی کہا کہ اب اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ امت مسلمہ نئے ڈھنگ سے دوبارہ سوچنا شروع کرے اور اسلامی تعلیمات کو نئے زاویے سے دیکھنے کی کوشش کرے ۔ اقبال نے مادیت کے خلاف آواز اٹھائی لیکن ان معنوں میں نہیں کہ مسلماں سائنس سیکھنا چھوڑ دیں ۔ اقبال نے اس بات کی تعلیم دی کہ انسان اپنی آزادی حاصل کرنے کے لیے اپنی شخصیت کو پختہ بنائے ۔ ان کی نظر میں کسی مسلمان کا مذہبی ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ آزاد اور خود دار ہو ۔

اس کے بعد جناب احمد قاسم ہیرا نے ڈاکٹر سعید درانی سے گزارش کی کہ وہ تشریف لائیں اور اپنا مقالہ پڑھیں ۔ ڈاکٹر سعید درانی نے اپنا مقالہ انگریزی میں پڑھا عنوان تھا ۔

Iqbal: A bridge between the east & west today

اپنے مقالہ کے آغاز میں انہوں نے بتایا کہ اقبال کے پیغام میں وہ تازگی ہے کہ ہر دور میں وہ نیا اور تازہ لگتا ہے - دنیا کے ہر خطے پر اقبال کا ذکر و اذکار ہوتا رہتا ہے - دنیا بھر میں اقبال کی اکادمیاں بن رہی ہیں اقبال اپنے کارناموں کے ذریعے ہر طرف زندہ ہیں - ڈاکٹر سعید درانی نے کہا کہ اقبال نے مغرب کی تہذیب کے بارے میں کہا ہے کہ وہاں کی رنگینیاں آنکھوں کا دھوکا ہے ، صرف نشہ ہے جو آتا ہے اور چلا جاتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ انہوں نے مغرب کی Intellectual development کی بھی داد دی ہے - انہوں نے مشرقی تہذیب کی روحانی اور اخلاقی قدروں کی بڑی تعریف کی اور مشرقی روایت پسندی کے خیال کو بڑی اہمیت دی - ساتھ ہی ساتھ انہوں نے مشرق کے رہنے والوں کی کمزوریاں بھی بتائیں ، مثلاً : توہم پرستی ، جہالت ، غلامی اور خودغرضی وغیرہ وغیرہ - اقبال نے یہ بھی سمجھایا کہ یورپ کے علوم سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور ان کی خرابیوں کو چھوڑ دینا چاہیے- اس طرح اقبال نے مشرقی اور مغربی خیالات اور نظریات کی اچھائیاں اور خرابیاں اپنے شعروں میں بیان کیں اور ان کے تاریک اور روشن پہلوؤں پر بھرپور روشنی ڈالتے ہوئے یہ واضح کر دیا کہ کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مشرقی اور مغربی دونوں خیالات کے روشن پہلوؤں کو ملا کر ترقی کی راہ نکالی جائے -

تیسری نشست

منگل ۷ ستمبر

اس نشست کی صدارت ڈاکٹر سعید درانی نے کی اور ڈاکٹر ڈیوڈ میتھیوز نے مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا - The universal appeal of Iqbal's poetry - اپنے مقالہ میں انہوں نے علامہ اقبال کی ان مشہور نظموں کا حوالہ دیا؛ جو ''خضر راہ ، طلوع اسلام اور ساقی نامہ'' کے نام سے معروف ہیں -

اس کے بعد صدر نشست ڈاکٹر سعید درانی نے ڈاکٹر لودمیلا واسی لے وا کا تعارف کرایا اور ان سے گزارش کی کہ وہ اپنا مقالہ پڑھیں - ان کا مقالہ اردو میں تھا اس کا عنوان تھا: ''اقبال کی شاعری میں تہذیبی اور ثقافتی قدریں''-

ڈاکٹر لودمیلا واسی لے وا نے کہا کہ ماریشس جیسے ارم نما جزیرے میں اقبال پر یہ بین الاقوامی کانفرنس بذات خود ایک معجزہ ہے - درحقیقت یہ ماریشس کے باشندوں کی ہنرمندی کا نتیجہ ہے پھر اس پر انہوں نے اقبال کا یہ شعر موزوں کیا :

بے معجزہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں
جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا

انہوں نے کہا کہ جب تک دنیا رہے گی اقبال کے اشعار زندہ رہیں گے اور تہذیب و ثقافت کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔

چوتھی نشست

کانفرنس کی چوتھی نشست کی صدارت ڈاکٹر لودمیلا واسی لے وا نے کی۔ ڈاکٹر عارف چودھری نے اپنا مقالہ اردو میں پڑھا۔عنوان تھا: ''اقبال ۔مستقبل کا شاعر''

ڈاکٹر عارف چودھری نے کہا اقبال کا زیادہ تر کلام فارسی میں ہے اور اس کی دو خاص وجوہات ہیں: (۱) اس زمانے میں فارسی دنیا بھر میں زیادہ پھیلی ہوئی تھی اور اس طرح اقبال کا پیغام فارسی زبان کے ذریعے زیادہ دور تک پہنچ سکتا تھا۔ (۲) فارسی ان کے خیالات کی زیادہ متحمل ہوسکتی تھی۔

زندگی کی ماہیئت بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر عارف چودھری نے اقبال کا یہ فلسفہ بتایا کہ زندگی حرکت ہے، چلتے رہنا، مسلسل جدوجہد کرنا، یہی زندگی ہے۔ زمانے کے انداز کے ساتھ ساتھ زندگی کے انداز بھی بدلنے چاہیں۔

اس کے بعد صدر نشست نے ڈاکٹر سید نیاز احمد سے گزارش کی کہ وہ مقالہ پڑھیں۔ ڈاکٹر سید نیاز احمد نے اپنا مقالہ انگریزی اور اردو میں پڑھا۔عنوان تھا:

The feeling intellect: Iqbal and the new century

پانچویں نشست

اقبال پر بین الاقوامی کانفرنس کی آخری نشست کی صدارت ڈاکٹر سید نیاز احمد نے کی۔ انہوں نے پروفیسر عبدالحق سے گزارش کی کہ وہ اپنا مقالہ پڑھیں پروفیسر عبدالحق کا مقالہ انگریزی میں تھا عنوان تھا: Iqbal the great humanist

پروفیسر عبدالحق نے کہا کہ زندہ معاشرے کی پہچان یہ ہے کہ وہ آنے والی صدی کو حال کے آئینے میں دیکھیں اقبال جیسے عظیم انسان دوست شاعر نے تو صدیوں میں اور لمحوں میں زمانے کو تقسیم ہی نہیں کیا۔ انہوں نے کہا ہے: ''میں آج کا شاعر نہیں ہوں، آنے والے زمانے کا شاعر ہوں''۔ ان کی شاعری میں زمین و آسماں ہی کی نہیں، ازل سے ابد تک کی حدیں پائی جاتی ہیں۔ اقبال کی حیثیت آفاقی اور کائناتی ہے۔ بیسویں صدی کا کوئی شاعر یا مفکر یہ کائناتی تصور پیش نہیں کر سکا۔فلسفے اور شاعری کا اتنا خوبصورت امتزاج صرف اقبال

نے ممکن کر دکھایا - اس کے بعد عنایت حسین عیدن نے "اقبال اور ماریشس میں اردو" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا -

انہوں نے تہذیبی اور ثقافتی لحاظ سے ماریشس کی تاریخ کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ افریقی قومیں جو ماریشس میں آ کر بسی تھیں وہ اپنی تہذیبی شناخت کھو چکی تھیں ، برصغیر کی آزادی کے بعد یہاں ماریشس کے مسلمان بھی اپنی تہذیبی اور ثقافتی وراثت کو قائم رکھنے کے لیے زیادہ فکر مند ہوئے - حضرت مولانا عبداللہ رشید نواب کی سربراہی اور رہنمائی میں مسلم ہائی سکول کی بنیاد پڑی - مدرسے میں اقبال کی دعا " یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے" مشہور ہوئی - زیادہ لوگ اقبال کا مطالعہ کرنے لگے اور اقبال کا علمی فیض عام ہونے لگا - نیم ادبی کاروائیاں ہونے لگیں جن میں نوجوان بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے - سر عبدالرزاق محمد نے اقبال کے اشعار تقریروں میں پڑھنے شروع کئے - جہاں ٹیگور کی سالگرہ منائی جانے لگی وہاں مسلمانوں نے بھی یوم اقبال منانا شروع کیا - بہت سے لوگوں نے اقبال کو انگریزی میں پڑھا- ہمارے صدر جمہوریہ بھی اقبال کے مداح ہیں اور ریڈیو پر اقبال پر پروگرام پیش کر چکے ہیں - اقبال ماریشس میں مشہور ہیں اس لیے کہ انہوں نے مسلمانوں کے لیے لکھا ہے - رفتہ رفتہ لوگوں کے نام ، انجمنوں کے نام "اقبال" سے موسوم ہونے لگے -گلیوں کے نام بھی اقبال روڈ ہونے لگے اور ماریشس میں یوم اقبال بھی منایا جانے لگا - لوگ اردو کے ذریعے بھی اقبال کو جاننے لگے اور اردو بھی اقبال کے ذریعے فروغ پانے لگی-

عنایت حسین عیدن نے کہا کہ ماریشس میں اقبال پر دلچسپی ابھی تک قائم ہے اور اس کا ثبوت یہ بین الاقوامی کانفرنس ہے - جناب عنایت حسین عیدن کے مقالے کے ساتھ ہی کانفرنس کی آخری نشست بھی اختتام پذیر ہوئی -

وفیات

ڈاکٹر ابوسعید نورالدین

سن ۲۰۰۰ ء کے آغاز میں ڈاکٹر ابوسعید نورالدین کی وفات ، اقبالیات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے پہلا صدمہ ہے جونا قابل تلافی ہے اور بنگلہ دیش ہی نہیں پاکستان میں بھی اہل قلم و دانش کے لیے ایک اندوہناک خبر ہے -

ڈاکٹر ابوسعید نورالدین متحدہ پاکستان میں اقبال اکادمی پاکستان میں ریسرچ فیلو تھے ان دنوں اقبال اکادمی کراچی میں تھی - اقبال اکادمی پاکستان میں قیام کے دوران ہی انہوں نے